مفتی عبدالمجید دین پوریؒ کی شہادت

قاضی محمود الحسن اشرف
رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوریؒ کی شہادت کی خبر راقم نے مدینہ منورہ میں سنی ، ۳۱؍جنوری بروز جمعرات برادر صغیر مولانا سعید الحسن انور کی طرف سے یہ پیغام موصول ہوا کہ ’’ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس دارالافتاء واستاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری، رفیق دارالافتاء مولانا صالح محمد، ایک ساتھی سمیت نرسری کے قریب شہید کردیئے گئے، إنا للّٰه وإنا إلیه راجعون ۔ یہ خبر راقم سمیت مدینہ منورہ میں موجود دیگر پاکستانی علماء اور معتمرین کے لئے گہرے غم والم کا موجب بنی، گزشتہ سال ہی جامعہ کی ہردلعزیز شخصیت ناظم تعلیمات اور استاذ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمٰن نوراللہ مرقدہٗ کی شہادت کا واقعہ ابھی بھولا بھی نہیں تھا، ان کی جدائی پر پہنچنے والے صدمات ابھی ہرے ہی تھے کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور گلستان بنوریؒ کے اساتذہ، طلباء اور متعلقین کو رئیس دارالافتاء واستاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوریؒ کی شہادت نے ورطۂ حیرت میں مبتلا کردیا۔ حضرت دین پوری شہیدؒ سے راقم کی زیادہ ملاقاتیں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے بعد پرچوں کی جانچ پڑتال اور وقتاً فوقتاً جامعہ بنوری ٹاؤن میں حاضری کے موقع پر دارالافتاء میں ہوتی رہیں۔ حضرت مولانا مفتی دین پوریؒ انتہائی خاموش طبع، علم وعمل کے پیکر، تواضع اور عجز وانکساری کا مرقع، خوش اخلاق وخوش اطواری کا پرتو تھے۔ وہ جلسے اور جلوس، سیاسی اور فرقہ وارانہ سرگرمیوں سے کوسوں دور درس وتدریس اور افتاء کی لائن کے آدمی تھے، ان کا تعلق جنوبی پنجاب کی تحصیل خان پور کے تاریخی قصبہ دین پور سے تھا، خان پور اور دین پور اہل حق کے تحریکی مراکز ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت، حدیث وفقہ، تصوف وسلوک کے مراکز رہے ہیں۔ مفتی صاحب پر تصوف وزہد کے آثار نمایاں نظر آتے تھے۔ ابتدائی تعلیم دین پور اور خان پور سے حاصل کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں داخل ہوئے۔ جامعہ میں حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسنؒ ، امین علوم نبوت ، پیکر اخلاص حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ جیسے عظیم اساتذہ سے استفادہ کے بعد ابتدائی مدرس اور رفیق دارالافتاء کی حیثیت سے خدمات

کا آغاز کیا۔محنت اور اساتذہ کی تربیت اور توجہات کی وجہ سے تیزی سے ترقی کے مراحل طے کئے۔ نائب رئیس دارالافتاء کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔تدریس کے میدان میں بھی فقہ وحدیث کی مشکل ترین کتب جب بھی آپ کے حصے میں آئیں تو اس معیار پر نہ صرف پورا اترے، بلکہ اس میں بھی کامیابی کے جھنڈے گاڑتے چلے گئے۔

جامعہ علوم اسلامیہ کی طرف سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان میں بحیثیت نگرانِ اعلیٰ اور پرچوں کی جانچ پڑتال میں بطور ممتحن اعلیٰ اور بعدازاں بطور ممتحن مفتی صاحب نے خدمات انجام دیں،جن سے ارباب وفاق نہ صرف مطمئن بلکہ اعلیٰ صلاحیتوں اور خدمات کے معترف رہے۔الغرض حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوریؒ نے بھرپور انداز میں سعادت کی زندگی کے ساتھ شہادت کی موت بھی پائی،اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کے لئے جمعرات اور تدفین کے لئے جمعہ کا دن دیا اور فقہ وحدیث کے سبق کے دوران شہادت کا اعزاز ملا،اور جمعہ کے دن انہیں قبرستان دین پور کے علماء ومشائخ کے پہلو میں ابدی آرام وسکون ملا۔اللہ تعالیٰ مرحوم مفتی عبدالمجید دین پوری،مولانا محمد صالح اور دیگر رفقاء کی شہادت کو قبول فرمائے اور اس شہادت کے خون کے سلسلہ میں کراچی کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے۔آمین۔

حضرت مفتی صاحب پر ہونے والا قاتلانہ حملہ دشمنان اسلام کی اسلام دشمنی کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، یہ نہ تو پہلا واقعہ ہے اور نہ ہی آخری۔جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن جو ملک کی عظیم درسگاہ ہے،اس سے پہلے حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ،حضرت مولانا عبدالسمیع شہیدؒ،حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ،حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ،شہید اسلام حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ،حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ سمیت درجنوں لاشوں کو اٹھا چکی ہے،لیکن ہمیشہ صبر اور امن کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔بدقسمتی سے اہل حق کے صبر وتحمل وبرداشت اور امن پسندی کو کمزوری سمجھا جارہا ہے۔ان لاتعداد شہادتوں کے باوجود بھی اہل حق نے صبر کا دامن تھامے رکھا، بدقسمتی سے صبر کا دامن تھام کر خاموشی اختیار کرنے والوں کو جارح اور دہشتگرد کہا جارہا ہے۔جبکہ جن کی سرشت میں یہی ظلم وجبر،جھوٹ،منافقت اور اسلام دشمنی ہے،وہ اپنے آپ کو پھر بھی مظلوم باور کروارہے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل حق کو دشمنانِ اسلام کی طرف سے جلائی ہوئی اس آگ کو بجھانے کے لئے دعائے استغفار اور قنوتِ نازلہ کے اہتمام کے ساتھ باہمی مشاورت اور اعتماد سے اس کا سدباب کرنے کے لئے ٹھوس اور مربوط منصوبہ بندی کرنا ہوگی۔اللہ تعالیٰ تمام شہدائے اسلام کی شہادت کو قبول اور ان کے خون کی برکت سے مملکت پاکستان کو امن وسلامتی کا گہوارہ اور مدارس دینیہ،مکاتب قرآنیہ،مساجد اور خانقاہوں کی حفاظت فرمائے،آمین،ثم آمین۔